تحریر: شاہد رفیق زاہد

# نرم مزاجی وخوش اخلاقی کے برکات وثمرات

## نوجوانوں دلوں کی کثافت کو اخلاق حسنہ کے آب حیات سے دھوڈالو

رسول اللہ ﷺ نے عام تعلیمات میں جن چیزوں پر بہت زور دیا ہے۔ ان میں "اخلاق" کو خاص اہمیت حاصل ہے اور اخلاقی امور میں سے بھی رفق و نرمی کی خاص طور پر تاکید فرمائی ہے۔ ایک حدیث میں رسول اللہ ﷺ نے نرمی کو خیر اور بھلائی قرار دیا ہے اور جو شخص اس عظیم خوبی اور بہت اچھی صفت سے محروم ہے۔ اسے خیر اور نیکی سے محروم گردانا ہے۔

نرمی اتنی اہم اور ضروری صفت ہے کہ جو شخص اس سے موصوف ہو۔ یوں سمجھئے کہ تمام نیکیوں اور بھلائیوں سے اس کا دامن بھر گیا اور جو اس سے محروم ہوا وہ اچھائیوں اور بھلائیوں سے تہی دست تھے۔ کیونکہ نیکی کی بنیاد اور بھلائی کا سرچشمہ نرم مزاجی اور رفق و یعنت ہے۔ جو اس بنیادی صفت سے ہی خالی ہاتھ ہے۔ وہ دوسرے امور خیر سے کس طرح متصف ہو سکتا ہے۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالی عنہا روایت کرتی ہے۔ رسول مکرم' پیغمبر محترم نے فرمایا کہ:

"جس کو اللہ تعالی کی طرف سے نرمی کی صفت کا حصہ دیا گیا اسے دنیا و آخرت کی بھلائی میں سے حصہ دیا گیا اور جو شخص اس صفت سے محروم رہا وہ نیا آخرت کی بھلائی کے حصے سے محروم رہا۔"

اللہ تعالی کی سنت جاریہ ہے کہ جس گھر کے افراد کو نرمی اور رفق کی

بہترین صفت سے وہ متصف کرتا ہے۔ گویا ان کو بے شمار برکتوں اور منفعتوں سے نوازتا ہے اور جن لوگوں کو اس سے محروم و تہی دامن رکھتا ہے۔ ان کے لئے یہ محرومی بہت سے نقصانات' بہت سی مشکلات اور بہت سے تکلیفوں اور مصیبتوں کا ذریعہ بنتی ہے۔ یعنی نرم مزاجی برکتوں اور منفعتوں کا باعث ہے اور تند مزاجی اور سختی نقصان و ضرر کا باعث ہے۔

جیسا کہ "شعب الایمان بیہقی" میں حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالی عنہا ان الفاظ سے صراحت فرماتی ہیں:

"قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا يريد الله باهل بيت رفقا الا نفعهم ولا يحرم اياه الا خرهم"

انسان کے اوصاف میں سے ایک اہم صفت اس کے مزاج اور طبیعت کی نرمی یا سختی ہے اور اس کا دائرہ بڑا وسیع اور ہمہ گیر ہے۔ جس کے مزاج میں نرمی ہوگی وہ پڑوسیوں سے بھی نرمی کا سلوک کرے گا۔ بیوی بچوں اور عزیز و اقارب سے بھی نرمی اور خوش مزاجی سے پیش آئے گا۔ اگر اس کو کسی نے تکلیف بھی پہنچا دی تو درگزر کرتے ہوئے معاف کر دے گا اور کسی مسلمان کی جو زیور ایمان سے متصف ہے یہی وہ خوبیاں ہیں جو اللہ تعالی کے نزدیک بہت ہی پسندیدہ اور محبوب ہیں۔

نرم مزاج مسلمان جس شخص کے ساتھ نرمی سے پیش آئے گا۔ وہ اس خوبی کی وجہ سے خوش ہو گا اور دعائیں دے گا۔ اگر وہ نرم مزاج اور خوش طبیعت حاکم ہے تو اس کی رعایا اس سے خوش رہے گی اگر وہ استاد ہے تو شاگرد اس سے خوش رہیں گے اور اس کی یہ خوبی ان میں منعکس ہو گی اور اس طرح خوبی کا دائرہ وسیع ہو گا اور یہ چیز اس کے لئے باعث رحمت و برکت بنے گی۔ اگر اس صفت کا حامل دوکاندار ہے تو گاہک خوش رہیں گے۔ اس طرح اس کو اس صفت کی وجہ سے دنیا میں بھی برکت حاصل ہو گی اور عام لوگوں کی دعا اس

کے لئے آخرت میں بھی ذریعہ نجات ثابت ہو گی۔

اور اگر کوئی شخص تند مزاج اور سخت خو ہے اور اس کا رویہ لوگوں کے ساتھ اچھا نہیں ہے تو لوگ اس سے نفرت کرنے لگیں گے۔ اس کے پاس آنے جانے سے گریز کریں گے اور نتیجہ کے اعتبار سے یہ چیز زندگی کے ہر شعبہ کے لئے نقصان اور ضرر کا باعث بنے گی۔ اس طرح اس کے رویے کی بناء پر اسے دنیا میں خسارہ رہے گا اور آخرت میں بھی اسے برداشت کرنا پڑے گا۔

مسلمان اگر اپنے اندر باہمی محبت و تودد اور الفت موانست کی صفت پیدا کر لیں اور تند مزاجی اور درشت گفتاری کی خصلت کو ترک کر دیں تو ان کے پاس روزمرہ کے حسن سلوک کے جذبہ سے بہترین اثرات مرتب ہو سکتے ہیں اور زندگی میں ایک ایسا انقلاب پیدا ہو سکتا ہے جو ہر اعتبار سے قابل رشک ہو گا۔

---

## بقیہ۔ زمین پر زندگی کا راز

شہر بنائے جا سکتے۔ اگر اللہ تعالی زمین کے کرسٹ کی سطح کو نرم نہ بناتا اور یہ صرف سخت چٹانوں کی صورت میں ہوتی تو اس پر چلنا پھرنا اور نباتات کی پیدائش ناممکن ہو جاتی۔ اللہ تعالی نے زمین کا Crust سیلکان کے مرکبات سے اس طرح بنایا ہے کہ ہوا اور اس کے درمیان توازن قائم رہ سکے ورنہ اگر کرسٹ کاربن کا بنا ہوتا تو ایک طرف یہ آکسیجن کو کیمیائی عمل سے ختم کر دیتا دوسری طرف نائٹروجن کو بھی ختم کر دیتا۔

قرآن کریم انسان کو اسی لئے بار بار دعوت دیتا ہے کہ وہ دل کی آنکھ سے ان چیزوں کو دیکھے۔ کتنی واضح بات ہے کہ ادنی سے ادنی مخلوق مثلا ایک سوئی یا ایک پنسل ایک کرسی یا ایک عمارت اس وقت تک نہیں بن سکتی۔ جب تک انہیں کوئی نہ بنائے تو پھر زمین کی یہ ساری موافقتیں اور مناسبتیں خود بخود کیسے قائم ہو سکتیں ہیں؟ فی الواقع اس سارے نظم کے پیچھے ایک ناظم اس حکمت کے پیچھے ایک حکیم اور اس صنعت کے پیچھے ایک صانع موجود ہے۔ جو لامحدود قدرت اور علم کا مالک ہے۔